رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd. No. L. 5254

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل

(پاکستان)

لاہور

یوم پنجشنبہ

۱۱ شوال ۱۳۶۹ھ

فی پرچہ ۱؍

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ؍
سہ ماہی ۷ ؍
ماہوار ۲½ ؍

جلد ۴/۳۸	۲۷ وفا ۱۳۲۹ ہش	۲۷ جولائی ۱۹۵۰ء	نمبر ۱۷۳

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کیلئے خاص دعاؤں کی ضرورت

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب (حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ) رقمطراز ہیں:-

— کوئٹہ ۲۳ جولائی۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو بجلی کے لگنے سے اب آرام ہے۔ گو گھٹنے میں ابھی درد ہے۔ اب Penicillin ٹیکے لگ رہے ہیں۔ کل پھر Diathermy کی گئی۔ احباب سے درخواست ہے کہ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— کوئٹہ ۲۴ جولائی۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دردوں کو آرام ہے۔ آنکھ پر پھنسیاں نکلی ہوئی ہیں۔ حرارت ہوتی ہے جو رات کو زیادہ ہوتی ہے اور پیاس بار بار لگتی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ حضور کی کامل صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

— لاہور ۲۶ جولائی۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کی طبیعت آج بفضل تعالیٰ کئی روز کے بعد اچھی ہوئی ہے۔ ٹمپریچر بھی اس وقت تک نہیں۔ احباب موصوف کی شفائے کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

ترکی کوریا میں میدانی فوج بھیجے گا

انقرہ ۲۶ جولائی۔ ایک تازہ ترین اطلاع کے مطابق ترکی نے کوریا میں اپنی میدانی فوج بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ترکی اس تجویز کے ماتحت ساڑھے چار ہزار سپاہی بھیجے گا۔

— کلکتہ ۲۶ جولائی۔ پاکستان کے اقلیتی امور کے وزیر مسٹر اے ایم مالک اور ہندوستان کے اقلیتی امور کے وزیر مسٹر سی سی بسواس ۴ راگست کو پنڈت نہرو وزیر اعظم ہندوستان سے ...

پاکستان کی سیاحت کا شوق پیدا کرنے کیلئے ریلوں کو بہتر بنانے اور ہوٹلوں کا جال بچھانے کی سکیم

کراچی ۲۶ جولائی۔ آج دارالحکومت پاکستان میں مرکزی اور صوبائی وزارتوں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس پاکستان میں سیاحوں کی آمد کیلئے سہولتیں پیدا کرنے اور اس میں جاذبیت پیدا کرنے کے امور پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوئی جس کی صدارت پاکستانی ریلوں کے ڈائرکٹر جنرل شیخ محمد خاں نے کی۔ آپ نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا۔ آپ نے کہا۔ پاکستان پچھلے سال سیاحت کے بین الاقوامی یونین کا رکن بن چکا ہے۔ لیکن سب سے بڑا کام جو اس سلسلے میں ہمیں کرنا ہوگا وہ یہ ہے کہ آمد و رفت کے وسائل مواصلات کو فروغ دیا جائے اور ہوٹلوں کی مقدار میں اضافہ کیا جائے حتیٰ کہ ایک جال سا بچھ جائے۔ اس کیلئے آئندہ دو سال کے اندر اندر ریلوں میں نہایت اعلیٰ قسم کے ڈبوں کا اضافہ کر دیا جائے گا اور ایر کنڈیشنڈ ڈبے زیادہ کر دیئے جائیں گے۔ اس سے پاکستان کو دو فائدے ہوں گے۔ اول اس کی مالی حالت میں اضافہ ہوگا اور دوسرے بیرونی ممالک سے اس کے تعلقات فروغ پائیں گے۔ لہٰذا اس سلسلے جلد ہی ریلوے ڈویژن کے زیر اہتمام ایک پاکستانی ادارہ قائم کیا جا رہا ہے اور کوشش کی جا رہی ہے کہ ہوٹلوں، آرام گاہوں اور گائیڈوں کا انتظام کیا جائے۔

بٹائی سے انکاری بے دخل کئے جائیں گے

لاہور ۲۶ جولائی۔ کمشنر بحالیات (اراضی) پنجاب نے اس امر کے احکام صادر کئے ہیں کہ جو لوگ مہاجرین کے تحت مزارع کی حیثیت میں متروکہ اراضی پر قابض ہیں اور انہیں بٹائی دینے سے انکاری ہیں اور وہ مالکان جو ایسے مہاجرین کو واجبات ادا نہیں کر رہے جنہیں ادنیٰ مالکان کے حقوق تفویض کئے جا چکے ہیں انہیں متروکہ اراضی پر ناجائز قابضین تصور کیا جائے گا اور ایسے اشخاص کو پاکستان کے معاشی بحالیات کے ہنگامی قانون ۱۶ مجریہ ۱۹۴۹ء کی دفعہ ۸ (۲) کے تحت فی الفور بے دخل کیا جا سکے گا۔ مرکزی حکومت کی منظوری لے کر یہ احکام جاری کئے گئے ہیں۔

(سرکاری اطلاع)

کاشتکاروں کیلئے مالی امداد

لاہور ۲۳ جولائی۔ حکومت پنجاب نے خریف ۱۹۴۹ء کے آبیانہ اور مالیانہ میں گیارہ لاکھ اڑسٹھ ہزار ایک سو اٹھاسی روپیہ کی معافی منظور کی ہے اگرچہ نہروں سے آب پاشی ہونے والی فصل خریف بابت ۱۹۴۹ء اچھی ہوئی لیکن نہری آب پاشی علاقوں میں خراب فصل والے کاشتکاروں کو مناسب امداد مہیا کی جائے گی۔ معافی کی کل رقم میں سے سات لاکھ چھہتر ہزار چار سو پچیس روپیہ کی رقم آبیانہ سے تعلق رکھتی ہے بقیہ تین لاکھ ۹۲ ہزار ۷ سو ۶۸ روپیہ میں مالیہ اراضی مالکانہ اور ابواب کی رقوم شامل ہیں۔

(سرکاری اطلاع)

گندم اور چاول کی فصلوں کے تخمینے

کراچی ۲۶ جولائی۔ چاول کے آئندہ کاشت رقبے کے متعلق آخری تخمینے کی رو سے امسال دو لاکھ ۲۰ ہزار ایکڑ رقبے میں چاول زیادہ کاشت کیا گیا اور چاول اور گندم ... ہزار ایکڑ رقبے پر زیادہ کاشت کی گئی۔ لیکن پٹ سن کی فصل کے متعلق اندازہ ہے کہ امسال اس کے رقبے میں چھ لاکھ ٹن کی کمی ہوگی۔

مسئلہ کشمیر پر لنڈن ٹائمز کا تبصرہ

لنڈن ۲۶ جولائی۔ لنڈن کے ایک موقر جریدے لنڈن ٹائمز نے حال ہی میں دہلی کی مسئلہ کشمیر پر ناکام گفتگو پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس سے سخت مایوسی کی فضا پیدا ہو گئی ہے اور کہ اس وقت جب جنوبی کوریا کی جنگ سے پر امن فضا مکدر ہو چکی ہے دولت مشترکہ کے دو اہم ملکوں کو اپنے باہمی اختلافات دور کر لینے چاہئیں۔

دوستی کے معاہدے کی تلقین

نئی دہلی ۲۶ جولائی۔ جن دنوں ہندوستان و پاکستان کے وزرائے اعظم مسئلہ کشمیر پر گفتگو کر رہے تھے دونوں ملکوں کی دوستی کی انجمن نے دونوں کو ایک ایک یادداشت اس امر کی دی تھی کہ دونوں ملکوں کو باہم دوستی کا معاہدہ کر لینا چاہیے اور اقلیتی معاہدے کی سختی سے پابندی کرنی چاہیے۔

آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ امریکی فوجوں کی امداد کیلئے میدانی فوجیں بھیجیں گے۔ اشتراکیوں نے ایک اہم ریلوے جنکشن پر قبضہ کر لیا

واشنگٹن ۲۶ جولائی۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے ملکوں نے کوریا میں امریکی فوجوں کی امداد کے لئے اپنی میدانی فوجیں بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آسٹریلیا کے اس فیصلے کا اعلان کل کینبرا میں کیا اور کہا کہ ہم ہوائی دستے پہلے ہی بھیج چکے ہیں۔ ہماری فوجیں اقوام متحدہ کی فوجوں کے ساتھ مل کر اشتراکیوں کا مقابلہ کریں گی۔ اسی طرح نیوزی لینڈ کے فیصلے کا اعلان آج پارلیمنٹ میں اس کے وزیر اعظم مسٹر ہالینڈ نے سنایا۔ آپ نے کہا اس کے لئے ایک خاص دستہ تیار کیا گیا ہے۔

کوریا کا محاذ جنگ ۲۶ جولائی۔ محاذ جنگ سے تازہ ترین اطلاعات کے مطابق کوریا کے مختلف حصوں میں بڑے زور کی جنگ شروع ہے۔ ٹوکیو سے ایک اطلاع کے مطابق گو امریکی فوجیں ایک بڑی دلجمعی کے ساتھ مقابلہ کر رہی ہیں۔ لیکن شمالی کوریا کی فوجیں بڑھ چڑھ کر بڑی بے جگری سے حملے کر رہی ہیں۔ مغربی ساحل پر شمالی کوریا کی فوج کے ایک دستے نے پوسان سے ۷۳ میل جنوب میں ہڈانگ نامی ایک اہم ریلوے جنکشن پر قبضہ کر لیا ہے۔ وسطی مورچے کی اطلاعات کے مطابق جنرل میک آرتھر کے ہیڈ کوارٹر نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ امریکی فوجیں یانگ ڈانگ کے شمال مشرق میں تین میل پیچھے ہٹ گئی ہیں گویا اشتراکیوں نے کل جو یانگ ڈانگ پر قبضے کا دعویٰ کیا تھا اس طرح اس کی تصدیق ہو گئی ہے۔ جنرل میکارتھر آج محاذ جنگ کا معائنہ کرنے کے لئے کوریا پہنچ گئے ہیں۔ آج یانگ ڈانگ پر امریکی اور آسٹریلوی طیاروں نے دو گھنٹے تک مسلسل بمباری کر کے اشتراکیوں کے متعدد سپاہی ہلاک کئے اور بہت نقصان پہنچایا۔ — ایک اور تازہ ترین اطلاع کے مطابق امریکی فوجوں نے پوسان سے ۷۳ میل کے فاصلے پر شمالی کوریا کی فوجوں کے جارحانہ اقدامات کو روکنے کے لئے سخت مقابلہ شروع کر دیا ہے اور دشمن پر بڑی بے جگری سے حملے کر رہی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک سوال کا جواب

سوال

بعالی خدمت حضرت امام عالی مقام ایدہ اللہ بنصرہ واکرامہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

. . . . آج خطبہ جمعہ میں یہ عاجز حضور کے منشاء مبارک کے پیش نظر جماعت کو تبلیغ کی طرف توجہ دلا رہا تھا کہ میں نے کہا کہ ایک معزز غیر احمدی نے مجھ سے سوال کیا کہ حدیث شریف میں جو آیا ہے کہ قبر میں میت سے تین سوال کئے جاتے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے من نبیّك آپ کے نزدیک اس میں کونسا نبی مراد ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یا مرزا صاحب میں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔ . . . .

. . . جب جمعہ کی نماز ختم ہوئی تو ہمارے ایک دوست بابو فضل الٰہی صاحب معترض ہوئے کہ قاضی صاحب (اس عاجز) نے وہاں غلط جواب دیا۔ من نبیّك میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعودؑ مراد ہیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کے زمانہ کے نبی ہیں۔ حضور ہم سب لوگ تو احمدی جماعت میں اس لئے داخل ہوئے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے غلامی کی نسبت ہے۔ اور اسی غلامی کے تعلق نے ہمیں قبول کروایا۔ جتنی برکات حضرت اقدس کو حاصل ہیں سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہیں کل برکۃ من محمد صلے اللہ علیہ وسلم الہام موجود ہے۔ حضرت اقدسؑ کی نبوت بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا ظل ہے پچھلے دنوں حضور نے بھی ایک اعلان میں فرمایا تھا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف کوئی ایسی فضیلت منسوب نہیں کریں گے۔ جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک ہو۔ پھر اب تک سلسلہ احمدیہ نے لاکھوں روپے اور لاکھوں کتابیں اور اشتہار اور ٹریکٹ محض اس لئے شائع کئے ہیں اور سارا زور اسی پر صرف کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام امتی نبی ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روحانی فرزند ہیں۔ احیائے دین محمدی کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔

حضور کا ادنیٰ خادم قاضی علی محمد سیالکوٹ

جواب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا:۔

"بابو فضل الٰہی صاحب کی غلطی ہے من نبیّك سے مراد نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور گو بابو صاحب اس وقت یہ سمجھتے ہیں کہ وہ مسیح موعودؑ کا نام لیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا خاتمہ بالخیر کیا تو انشاء اللہ وہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی نام لیں گے۔ کیونکہ اس وقت انسان اپنے اختیار سے جواب نہ دے گا۔ خدا تعالیٰ اس سے جواب دلوائیگا۔

باقی میں آپ سے اس میں متفق نہیں کہ ہم لوگ اس لئے احمدیت میں داخل ہوئے تھے کہ مرزا صاحب نے کہا تھا کہ میں امتی نبی ہوں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ امتی نبی ہیں۔ یہ حقیقت ہے اسے کوئی نہیں بدل سکتا۔ لیکن ہم داخل اس لئے نہیں ہوئے۔ ہم اس لئے داخل ہوئے ہیں کہ مرزا صاحب خدا تعالیٰ کے مامور ہیں۔ فرض کرو ہمارے یہ عقیدے غلط ہوتے۔ اور خدا تعالیٰ کا مامور کچھ اور کہتا تو ہم کو وہی ماننا پڑتا۔ ہم تو خدا تعالیٰ کے غلام ہیں۔ جو وہ کہے وہی ہمارا عقیدہ ہے اور ہونا چاہیئے"۔

اخبار آزاد کی غلط بیانی

احراری اخبار سہ روزہ آزاد نے اپنی ۲ر جولائی ۵۰ء کی اشاعت میں صفحہ ۶ پر لکھا ہے کہ جماعت احمدیہ نے فیصلہ کیا ہے "جس حلقہ سے کوئی مرزائی امیدوار کھڑا ہو وہاں روپیہ دے کر مقابلہ میں تین چار مسلمان امیدواروں کو کھڑا کروا دیا جائے تاکہ مسلمانوں کے ووٹ آپس میں بٹ جائیں اور مرزائی امیدواروں کی کامیابی کی صورت بن سکے"۔

اخبار آزاد کا یہ بیان بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ جماعت احمدیہ کے فیصلے مجلس شوریٰ میں جو تمام احمدیہ جماعتوں کے نمائندگان پر مشتمل ہوتی ہے کئے جاتے ہیں۔ علاوہ نمائندگان کے جو شوریٰ میں شامل ہوتے ہیں سینکڑوں کی تعداد میں زائرین بھی اس ساری کارروائی کو دیکھتے اور سنتے ہیں اور پھر فیصلہ جات اخبار میں بھی شائع کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ آئندہ انتخابات کے متعلق جماعت کا فیصلہ بھی اخبار الفضل مورخہ ۸ مئی ۵۰ء میں شائع ہو چکے ہیں جس سے اخبار آزاد کی غلط بیانی کی بخوبی تردید ہو جاتی ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی علالت

ربوہ سے اطلاع آئی ہے کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی طبیعت بہت علیل ہے۔ ان کے پیشاب میں تکلیف ہے۔ اور پیشاب بہت درد سے آتا ہے۔ جس کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کو جلد تر صحت عطا فرمائے۔

خاکسار محمد اسمٰعیل پانی پتی

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کے لئے دُعا

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری مخلص بزرگوں میں سے ہیں اور صحابی بھی ہیں آجکل وہ ملتان ڈمی بلاک ماڈل ٹاؤن میں بیمار ہیں۔ اور انہوں نے ایک غیبی تحریک کی بناء پر مجھ سے خواہش کی ہے کہ میں ان کے لئے الفضل میں احباب سے دعا کی تحریک کروں۔ سو میں امید کرتا ہوں کہ دوست جماعت کے اس مخلص بزرگ کو ضرور اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ جوں جوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ گزرتے جاتے ہیں۔ لازماً اس مقدس جماعت کی قدر بڑھتی جاتی ہے۔ اور اسی نسبت سے ان کے واسطے دعائیں بھی زیادہ ہونی چاہئیں۔ اور دراصل یہ بھی خدا کی شکرگزاری کا ایک پہلو ہے۔ ومن لم یشکر الناس لم یشکر اللہ

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۶/۷/۵۰

قابل توجہ طلباء تعلیم الاسلام کالج

تعلیم الاسلام کالج لاہور کے تمام ایسے طلباء جو ستمبر ۱۹۵۰ء کے یونیورسٹی امتحان میں شمولیت اختیار کر رہے ہیں۔ فوراً اپنے فارم اور داخلہ فیس بھجوا دیں۔ کیونکہ داخلہ فارم و فیس کی آخری تاریخ ۳۰ جولائی ۱۹۵۰ء ہے۔ اور امتحان ۱۲ ستمبر ۱۹۵۰ء کو ہو رہا ہے۔ نزدیکی طالب علم دفتر کالج میں آکر فارم لے جائیں :

(پرنسپل)

شیخ عبد المالک صاحب امرتسری کہاں ہیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

عید سے قبل دعا کے دن میرے ہاتھ میں ایک صاحب شیخ عبد المالک صاحب امرتسری نے ایک لفافہ دیا تھا جس کے اندر مسجد ربوہ اور مسجد امریکہ اور مسجد ہالینڈ کے چندہ کے ۲۰۰ روپے کے نوٹ تھے۔ یہ رقم ربوہ بھجوا کر خزانہ کی رسید منگوائی گئی ہے شیخ صاحب موصوف مجھ سے یہ رسید وصول فرما لیں۔ مگر آئندہ کے لئے دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ خزانہ ربوہ میں داخل ہونے والے چندے براہ راست یا بذریعہ مقامی جماعت ربوہ بھجوانے چاہئیں۔ مجھے یا کسی اور فرد جماعت کو ایسے چندوں کی وصولی کا اختیار نہیں ہے :

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

اعلان نکاح

ربوہ مورخہ ۱۴ جولائی ۵۰ء کو جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے عزیزہ صادقہ قدسیہ و عزیزہ سلیمہ قدسیہ دختران ماسٹر محمد ابراہیم صاحب مبلغ اٹلی و افریقہ کے نکاح کا اعلان بترتیب راجہ غلام حسین صاحب سنٹرل اکسائز انسپکٹر لائلپور اور اعجاز قدیر صاحب سارجنٹ ابن بابو فضل دین صاحب اوورسیئر کے ساتھ بعوض پندرہ پندرہ سو حق مہر مسجد ربوہ میں فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو نکاحوں کو جانبین اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کیلئے مبارک بنائے۔ آمین

خاکسار (ڈاکٹر) غلام مصطفےٰ قلعہ گوجر سنگھ لاہور

ضلع لائلپور کے وظائف

تعلیم الاسلام کالج میں پڑھنے والے ایسے طلباء جو لائلپور کے ضلع میں آباد ہو گئے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر و چیئرمین سکھ گفٹ فنڈ ٹرسٹ لائلپور کے نام درخواستیں برائے حصول وظائف بھجوائیں۔ وظائف حاصل کرنے کے فارم ٹرسٹ کے دفتر سے مفت ملتے ہیں۔ درخواست دینے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ۵۰ء ہے۔

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور

روزنامہ الفضل لاہور

۲۷ جولائی ۱۹۵۰ء

اہل سنت اور اہل بدعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مودودی صاحب نے آج جس بات کو مانا ہے یہی بات پاکستان کے حامی اس وقت کہتے تھے جب پاکستان نہیں بنا تھا اور جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے مودودی صاحب کو اسی خیال سے کئی بار مختلف حلقوں کی طرف سے سمجھانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن آپ ہر بار پہلے سے بھی زیادہ زور شور سے پاکستان اور اس کے حامیوں کو بنگاہ استحقار دیکھتے اور یہی جواب دیتے رہے۔ کہ یہ سب کاروبار لادینی ہے۔ ہم اس سے کچھ تعلق واسطہ نہیں رکھنا چاہتے۔

اس طرح قبل از تقسیم آپ پاکستان کے ازلی دشمن احراریوں۔ سرخپوشوں اور کانگرسیوں کی صف میں کھڑے ہوگئے۔ بلکہ سچ پوچھا جائے تو پاکستان کے متذکرہ ازلی دشمن ایک طرح سے مودودی صاحب سے ہی الہام لیتے تھے۔ ہندو اور سکھ کانگرسیوں کے سوا یہ تمام پارٹیاں مسلم لیگ کی مخالفت میں جو الزام اس پر اور اس کے قابل احترام لیڈر قائداعظم پر لگاتے تھے۔ ان میں سے ایک بے دینی اور لامذہبی کا الزام بھی تھا۔ اور اس کے خلاف یہ الزام لگانے والے خاصکر احراری اپنے آپ کو حکومت الٰہیہ کا علمبردار کہتے تھے اور مودودی صاحب اور آپ کے رفقاء بھی حکومت الٰہیہ کے عذر پر ہی مسلمانوں کی اس "عظیم الشان تحریک" سے بظاہر الگ تھلگ رہے۔ جس کو اب مودودی صاحب اپنی انتخابی مہم کے لئے بطور رشنٹ استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ مودودی صاحب نے اپنی حالیہ زیر بحث تقریر میں کہا ہے کہ

"اس بنیاد پر پوری قوم متفق ہوگئی جدوجہد کی گئی اس میں مخلص "اہل سنت" بھی تھے دین سے والہانہ عشق و محبت رکھنے والے عوام بھی تھے منافقت کے پردہ میں چھپے ہوئے منحرفین اور محرفین ہر قسم کے لوگ شامل تھے۔ افسوسناک صورت حال یہ تھی کہ جو مخلص لوگ تھے انہوں نے کام سے غرض رکھی۔ اور جو منافق اور منحرف تھے انہوں نے نام سے غرض رکھی۔ جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ اس تحریک کی قیادت کی باگیں "اہل بدعت" کے ہاتھوں میں آگئیں اور مخلص لوگ پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ اہل بدعت تمام مناصب پر قبضہ کرتے چلے گئے۔ انہوں نے اس بات کا بھی انتظام کر لیا کہ پاکستان بن جائے تو نظم و نسق پر ہمارا ہی قبضہ ہو"

(تسنیم ۲۵ جولائی ۱۹۵۰ء)

یہ حقیقت ہے کہ بعد میں مسلم لیگیوں کے درمیان بھی ذاتیات کی بناء پر باہم تنازعات شروع ہوگئے ہیں۔ اور خود مسلم لیگی بھی کئی پارٹیوں میں تقسیم ہوگئے ہیں۔ لیکن مودودی صاحب کے اصول کے مطابق بھی پاکستان کے بننے کے بعد ملکی مناصب پر اصولاً اسی پارٹی کا قبضہ ہوسکتا تھا اور ہونا چاہیئے تھا۔ جس نے حصول پاکستان کے لئے تمام جدوجہد کی تھی۔ یہ کہنا کہ مسلم لیگیوں میں جو اہل سنت تھے مناصب سے الگ رکھے گئے غلط ہے۔ پارٹی میں سے جو بھی کسی منصب پر فائز ہوتا وہ مودودی صاحب کی نظر میں اہل بدعت ہی ہوتا۔ کیونکہ آپ کے نزدیک تو مسلم لیگ کی تمام تحریک ہی اہل بدعت کی تحریک تھی۔ اگر اہل سنت بھی اس میں شامل ہوسکتے۔ تو خود مودودی صاحب اور ان کے رفقاء کیوں نہ شامل ہوتے۔

قبل از تقسیم اہل سنت ایک تو خود مودودی صاحب اور ان کی جماعت تھی یا پھر سرخپوش احراری کانگرسی اور باقی مخالفین مسلم لیگ۔ تقسیم کے بعد بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اہل سنت یہی جماعتیں یعنی مودودی صاحب کی جماعت سرخ پوش احراری کانگرس ہی ہیں۔ کیونکہ جب آپ نے نظام اسلامی کا مطالبہ فرمایا تو یہی اہل سنت آپ کے ہمزبان اور ہم عنان نظر آتے ہیں۔ البتہ اتنا فرق پیدا ہوا۔ کہ جہاں قبل از تقسیم مودودی صاحب کی مخالفت خاموش (passive) تھی۔ بعد از تقسیم وہ بھی دوسرے مخالفین کی برملا اور عملی سطح پر آگئی۔

اور جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے کہ قبل از تقسیم مسلم لیگ کے مخالف عناصر خاصکر احراریوں نے عملاً مودودی صاحب کی راہنمائی بھی قبول کرلی۔ اور حکومت کو تنگ کرنے اور ملک میں بے اطمینانی پھیلا کر حکومت کو کمزور کرنے کی مہم زور شور سے شروع کر دی۔ مودودی صاحب نے اس امر میں صالحیت اور غیر صالحیت میں کوئی امتیاز نہ رکھا۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ شورش پسندوں کو زیادہ سے زیادہ پسند کیا گیا۔ اور اس بناء پر یہ دعوٰے فرمایا ہے کہ

اس مطالبہ (نظام اسلامی) سے کسی گروہ فرقہ اور شخص کو کوئی اختلاف نہیں تھا۔ شیعہ۔ سنی۔ وہابی۔ غرض پوری قوم متفق ہوگئی۔ یہ مطالبہ درحقیقت کلمہ توحید ہی کی تشریح تھا۔ جس سے کسی بھی شخص کو مجال انکار نہ ہوئی اور نہ ہوسکتی تھی۔

(تسنیم ۲۵ جولائی ۱۹۵۰ء)

دراصل یہ نہایت مغالطہ انگیز ہے جیسا کہ مودودی صاحب نے کہا ہے۔ اس سے کسی بھی شخص کو مجال انکار نہ ہوئی تھی۔ اور نہ ہوسکتی تھی۔ مگر اس مطالبہ کے طریق کار سے سوائے متذکرہ بالا اہل سنت یعنی خود مودودی صاحب اور ان کے رفقا اور دوسرے شورش پسند دشمنان پاکستان عناصر کے تمام فہمیدہ مسلمانوں کو سخت اختلاف تھا۔ مودودی صاحب ان سب کو "اہل بدعت" کی لاٹھی سے ہانک دینا چاہتے ہیں۔

مسلم لیگ اور اس کے محترم لیڈروں نے تو تقسیم سے پہلے ہی بارہا اعلان کیا تھا کہ پاکستان کی حکومت کا قانون قرآن کریم کا قانون ہوگا۔ پاکستان بننے کے بعد ایک بھی شخص نے بھی اس سے انحراف نہیں کیا۔ اعتراضات جو ہوئے وہ اکثر نفس "نظام اسلامی" پر نہ تھے بلکہ جس طرح مودودی صاحب اور دوسرے شورش پسندوں نے اس کا مطالبہ شروع کیا۔ اس سے تمام ہی خواہان پاکستان کو اختلاف تھا۔ مگر مودودی صاحب اور آپ کے "اہل سنت" اسکو بطور رشنٹ "نظام اسلامی" کی مخالفت بنا بنا کر لوگوں میں بدظنی اور بے اطمینانی کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اور اب تک کرتے چلے جاتے ہیں۔

مودودی صاحب اور آپ کے رفقائے کار اور دوسرے شورش پسند عناصر نے اتنا شور و غوغا بلند کیا کہ فضا مکدر ہو اٹھی۔ جہاں بھی کوئی تھا اس نے خطوں پر خط حکومت کو اور اخباروں کو لکھنے شروع کر دیئے۔ احراریوں سے مخالفت احمدیت کا فتنہ برپا کروایا گیا۔ نعیم صدیقی مودودی صاحب کے اعزازی سکرٹری احراریوں کے جلسوں میں خود جا جا کر تقریریں کرتے رہے۔ الغرض مودودی صاحب نے ایک اچھے (cause.) کو اتنے بھونڈے اور دہشت انگیزانہ اور بُرے طریق سے کیا کہ پاکستان کے خیرخواہ آپ سے سخت بدظن ہوگئے۔ آپ نے "التعجیل" کا پورا پورا مظاہرہ کیا اور اب شاکی ہیں کہ

"قرارداد مقاصد کی عملی حیثیت ایک ایسی بارش ہے۔ جس کے پہلے نہ گھٹا اٹھی۔ اور نہ بعد بھی روئیدگی پیدا ہوئی"۔

جب مطالبات کے گرد و غبار کی فتنہ ساماں آندھیاں خود ہی اٹھادی گئیں۔ تو گھٹا کے اٹھنے کا کیا امکان باقی رہ گیا تھا۔ اور گھٹا اٹھتی بھی تو کس طرح برس سکتی تھی پھر روئیدگی کہاں سے آتی؟

ضرور تھا کہ ایسی بے ہنگام آندھیوں کی روک تھام کی جاتی۔ اعتراضات کیئے گئے چنانچہ ایک وزندار اعتراض یہ بھی کیا گیا کہ

"پہلے اسلامی نظام کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالو۔ اور اپنے آپ کو اس کے قابل بناؤ۔ پھر نظام اسلامی کا مطالبہ کرو" (تقریر ذکور)

مگر مودودی صاحب اور دوسرے شورش پسندوں نے ایک نہ سنی۔ ارباب حکومت کو کوسنے اور ان پر اتہام باندھنے کی مہم زور شور سے جاری رکھی۔ لطف یہ ہے کہ ایک طرف تو آپ مندرجہ بالا اعتراض کو عملاً تسلیم بھی کرتے ہیں اور اپنی غلطیوں کو اپنی ضمیر میں محسوس بھی کرتے ہیں۔ بلکہ شائد تلافی مافات کے بھی خواہاں ہیں۔ مگر دوسری طرف الزام دوسروں پر تھوپے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ آپ کی یہ تقریر ایک لحاظ سے ان تمام غلطیوں کی معذرت اور وعدہ اصلاح ہے جسکی ایفا کی ہمیں قطعاً امید نہیں انشاء اللہ ہم اس چیز کو آئندہ بیان کریں گے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درسی کتب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر

(از مکرم عبدالسلام صاحب ہاشمی، اگوکی)

خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ پاکستان کی شکل میں اپنی حکومت قائم ہونے کے بعد ہمارے بچوں کو بھی سرکاری سکولوں میں۔ اپنے بزرگوں اور خدا تعالیٰ کے برگزیدہ انسانوں کے حالات پڑھنے اور ان سے سبق حاصل کرنے کا موقع میسر آنے لگا ہے۔ انگریزی حکومت میں چونکہ اس قسم کی کتب تعلیمی نصاب میں داخل نہ کی جاسکتی تھیں۔ اسلئے مسلمان مصنفین ان کی تصنیف کی طرف متوجہ نہ ہوتے تھے۔ لیکن اب جبکہ یہ موقع پیدا ہو گیا ہے تو بعض صاحب قلم اصحاب نے یہ خدمت سر انجام دینے کی سعی فرمائی ہے اور محکمہ تعلیم نے بعض کتب نصاب میں داخل بھی کر لی ہیں

حال میں مجھے اس قسم کی چند کتب دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ مثلاً تاریخی کہانیاں ۔ پاکستانی راہنما تاریخ کے مشاہیر۔ یہ تینوں کتب پانچویں اور چھٹی جماعتوں کے لئے مرتب کی گئی ہیں۔ مجھے یہ دیکھکر بے حد حیرت ہوئی کہ ایک ہی مقصد کے لئے اور ایک ہی درجہ کے طلبار کے لئے جو کتب مرتب کی گئی ہیں نہ صرف ان کی ترتیب اور اسلوب بیان میں تفاوت ہے بلکہ اظہار خیالات و بیانات میں بھی بہت بڑا اختلاف پایا جاتا ہے اور یہ اختلاف اس وقت خصوصیت سے افسوسناک صورت میں نظر آتا ہے۔ جب کسی مذہبی راہنما اور خدا کے رسول کے متعلق پایا جاتا ہے۔ میں نے ان تینوں کتب میں سے سب سے پہلے اور خاص طور پر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا ذکر پڑھا اور تینوں میں ایک دوسرے سے مختلف ذکر پایا۔ اس سے بھی زیادہ حیرت کی بات یہ مجھے نظر آئی کہ بعض مصنفین نے ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹر ہوتے ہوئے ایسی باتیں لکھی ہیں۔ جنہیں آجکل کے پرائمری کے طلبہ بھی صحیح سمجھنے میں ہچکچائیں گے۔ مثلاً لکھا ہے کہ حضرت عیسےٰؑ پیدائش کے چند گھنٹے بعد لوگوں سے بڑی اچھی طرح باتیں کرنے لگ گئے تھے۔ مُردوں کو زندہ کرتے تھے۔ مٹی کے پرندے بنا کر پھونک مارتے اور وہ زندہ ہو کر اڑ جاتے تھے۔ اندھے گونگے کوڑھی کے جسم پر ہاتھ پھیرتے اور وہ اچھے ہو جاتے۔ دوسرے صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ پیدائش کے معاً بعد حضرت عیسےٰؑ نے جو کلام کیا اس میں کہا کہ میں خدا کا نبی ہوں" مگر خود ہی دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ حضرت عیسےٰؑ جب تیس برس کے ہوئے تو خدا تعالےٰ نے نبوت سے سرفراز کیا۔ اپنی تصنیف میں یہ قصہ بھی درج فرمایا ہے۔ کہ حواریوں نے عرض کی کہ آپ خدا سے دعا کریں کہ پکا پکایا کھانا آسمان سے اترے اور آپ کھائیں چنانچہ ایک میدان میں جا کر ننگے سر دعا مانگی۔ آسمان سے ایک خوانِ نعمت طرح طرح کے کھانوں سمیت اترا۔ حواریوں اور کئی دوسرے لوگوں نے اسے کھایا۔ چالیس دن تک لوگ کھاتے رہے اور شکر کرتے رہے۔ مگر بعض نے ناشکری کی تو خوانِ نعمت اترنا بند ہو گیا۔ خدا کا عذاب نازل ہوا۔ چنانچہ ان کی شکلیں۔ سؤر اور بندر جیسی ہو گئیں"

آسمان سے پکے پکائے کھانوں کے اترنے اور انسانوں کی شکلوں کا بندر اور سؤر کی شکلوں میں منقلب ہو جانے کا انکشاف ایک ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کی قلم سے کیا ہی بھلا معلوم ہوتا ہے۔ امید ہے وہ سائنس اور علم طبعیات کی رو سے ان کی صداقت ثابت کر سکتے ہوں گے۔

انہی صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ جب یہودیوں نے حضرت عیسےٰؑ کو پکڑنا چاہا تو خدا نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا اور یہودیوں کے سردار کی شکل حضرت عیسےٰؑ جیسی بنا دی اس نے بار بار کہا کہ میں عیسےٰؑ نہیں ہوں لیکن کسی نے نہ مانا اور اسے پھانسی پر چڑھا دیا۔ مسلمانوں کا ایمان ہے کہ حضرت عیسےٰؑ آسمان سے واپس آئینگے۔ اسلام کی اشاعت کریں گے اور پھر فوت ہوں گے

بچوں کو سکولوں میں ایک طرف تو یہ تعلیم دی جاتی ہے کہ آسمان کا کوئی وجود نہیں۔ لیکن اس کتاب میں یہ بتایا گیا ہے کہ خدا آسمان پر رہتا ہے اور وہ حضرت عیسٰی کو یہودیوں سے بچانے کی خاطر آسمان پر اٹھا کر لے گیا تھا۔ جہاں وہ خاکی جسم کے ساتھ اب تک زندہ بیٹھے ہیں۔ کسی وقت وہاں سے زمین پر اتریں گے اور اشاعت اسلام کریں گے۔ یہ خواہ مخواہ بچوں کو پریشان کرنا اور الجھن میں ڈالنا نہیں تو کیا ہے۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ تیسری کتاب یعنی مشاہیر کو اس قسم کی بے سروپا باتوں سے بہت حد تک محفوظ رکھا گیا ہے۔ اس کا اسلوب بیان بھی بہت سلجھا ہوا ہے مثلاً بچپن میں باتیں کرنے کے متعلق لکھا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ شروع سے ہی طبیعت کے بڑے پاک۔ ہوشیار اور ذہین تھے بارہ تیرہ برس کی عمر میں یروشلم کے بڑے بڑے عالموں سے ایسی باتیں کرتے کہ لوگ سن سن کر حیران رہ جاتے۔ اسی طرح معجزات کے متعلق صرف یہ لکھنے پر اکتفا کیا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ کو خدا نے معجزے بھی عطا کئے تھے۔ دوسری باتوں میں بھی انہوں نے معقولیت کا بہت کچھ لحاظ رکھا ہے۔ میری گذارش صرف یہ ہے کہ چھوٹی عمر کے بچوں کے دماغوں کو اس قسم کے اختلافی مسائل خلاف قانون اور خلاف عقل نقرو ں میں الجھانا کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا کیا ہی اچھا ہو کہ ایک موضوع کی کتب ایک ہی ڈھنگ ڈھنگ میں لکھی جائیں۔ اور معقولیت کا خاص خیال رکھا جائے۔ تاکہ بچے صحیح امور اپنے دماغوں میں محفوظ رکھ سکیں اور خلاف عقل باتیں سن کر مذہب سے متنفر نہ ہوں۔

چندہ تعمیر مسجد ربوہ کا سو فی صدی وعدہ پورا کرنیوالے احباب

میاں فضل الدین صاحب جماعت احمدیہ چک ۲۷۲ ر ب ضلع لائلپور	۱۲/-/-
والدہ ناصر احمد صاحب " "	۲۵/-/-
حمیدہ بیگم صاحبہ " "	۵/-/-
میاں مراد بخش صاحب " "	۵/-/-
چوہدری علی اصغر صاحب " "	۲۵/-/-
رحیم بخش صاحب " "	۳/-/-
چوہدری جلال الدین صاحب " "	۹/-/-
کریم بی بی صاحبہ ہمشیرہ ابراہیم صاحب "	۲۳/۴/-
چوہدری علی احمد صاحب "	۸/-/-
والدہ چوہدری کیپٹن غلام احمد صاحب "	۴/۴/-
والدہ چوہدری میجر ناصر احمد صاحب "	
میاں ابراہیم صاحب "	۹/-/-
مستری ابراہیم صاحب "	۲/-/-
چوہدری عطاء اللہ صاحب بڑانوالہ	
از چوہدری گیلانی صاحب	۲۱/-/-
حکیم شوق محمد صاحب چک ۲۹۵ ر ب ضلع لائلپور	۸/۴/-
چوہدری رحمت علی صاحب چک ۲۷۵ گ ب گوکھووال "	۱/-/-
عبداللہ صاحب ولد حسن صاحب " "	۳/-/-
چوہدری غلام رسول صاحب چک ۳۳ ج ضلع سرگودھا	۱۰/-/-
جمعدار نادر علیشاہ صاحب چک ۹۲ ر لودھی ضلع لائلپور	۱۲/-/-
اللہ دتا صاحب چک ۱۶۷ ر کھ ضلع لائلپور	۴/-/-
غلام نبی صاحب چک ۲۱۸ ر ب ضلع لائلپور	۵/-/-
میاں فضل الدین صاحب چک ۶۳ گ ب موتی سنگھ "	۵/-/-
میاں عبدالعزیز صاحب چک ۶۸ ج ب "	۱/-/-
شیخ سبحان علی صاحب چک ۲۱۲ گ ب "	۶/-/-
" عبدالحق صاحب " "	۲/۸/-
غلام رسول صاحب سکن ماموں کانجن "	۲/-/-
غلام رسول صاحب چک ۲۱۵ ر ب "	۵/-/-
ملک محمود احمد صاحب انسپکٹر روڈ ویز O.R. لائلپور	۵/-/-
جلال الدین صاحب مدرس چک ۲۷ ج ب ضلع لائلپور	۱۵/-/-
چوہدری حاجی اللہ بخش صاحب بہلولپور "	۲/-/-
اہلیہ صاحبہ " فضل بی بی "	۲/-/-
صاحبزادہ " "	۱/-/-
چوہدری عبدالرحمن صاحب بہلولپور "	۱/-/-
نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ " "	۱/-/-
محمد احمد صاحب ابن " "	۱/-/-
نعیمۃ الرحمن صاحبہ دختر؛ امۃ المتین صاحبہ دختر؛ ادریس احمد صاحب ابن؛ مہر الدین صاحب؛ چوہدری عبداللہ صاحب؛ نسیم الرحمن صاحب "	۲/-/-
چوہدری عبدالستار صاحب چک ۲۵۲ ر ب ضلع لائلپور	۵/-/-
چوہدری نعمت خاں صاحب ریٹائرڈ سشن جج چک ۲۳۰ ر ب "	۳۳/-/-
چوہدری عبدالغنی صاحب صراف پیر محل لائلپور	۱۰/-/-
" عبدالمجید صاحب چک ۴۸ ر ب معہ اہل و عیال "	۳۵/-/-
مخدوم نذیر احمد صاحب "	۱۰/-/-
اہلیہ صاحبہ " "	۵/-/-
سلیمہ بیگم صاحبہ چک ۱۸۵ رکھ برانچ "	۵/-/-
حکیم عبدالرحمن صاحب منڈی تاندلیانوالہ "	۲/-/-
ڈاکٹر نور احمد صاحب چک ۱۲۶ رکھ برانچ "	۳۵/-/-
محمد مشتاق صاحب چک ۱۱۷ ر ب "	۲۰/-/-
محمد حسین صاحب چک ۳۳۵ ر ب "	۵/-/-
قاضی عطاء اللہ صاحب چک ۲۳۳ ج ب "	۲۰/-/-
چوہدری فضل داد صاحب کھیوہ چک ۱۹۶ ر ب "	۱۹/۱۱/-
بشیر احمد صاحب جھنڈانوالہ "	۱/-/-
ڈاکٹر بشیر احمد صاحب بہلولپور چک ۱۲۷ "	۴/-/-
چوہدری ثناء اللہ صاحب مشیلی چک ۲۷ بہلولپور "	۱۰/-/-
غلام حسن صاحب سفید پوش چک ۱۲۵ ج ب "	۱۰۰/-/-
محمد عبداللہ صاحب سکنہ بنگلہ لاروالہ "	۲/-/-

(باقی) (ناظر بیت المال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا علی محمدؐ باب کی صد سالہ برسی اور بہائی تعلیمات پر ایک نظر

(از مولوی محمد بشیر صاحب شاد متعلم جامعہ احمدیہ)

۹ر جولائی ۱۹۵۰ء کا دن بہائیوں کے لئے غم و حزن کا دن تھا۔ یہ دن بہائیوں کو پورے سو سال پہلے کا وہ واقعہ یاد دلا رہا تھا۔ جب بابیت کے بانی مبانی مرزا علی محمدؐ باب کو ان کی نظام حکومت کے خلاف سرگرمیوں کے نتیجہ میں ایران کے علماء اور مجتہدین کے فتویٰ کے مطابق حکومت ایران کے حکم سے گولی کا نشانہ بنایا گیا۔ اور بقول بہائیاں اسی طرح ایک مقدس ہستی اور جدید عالم کی شمع حیات کو گل کر دیا گیا۔

چنانچہ اس سلسلہ میں بہائیوں نے کراچی میں ۹ر جولائی کو مرزا علی محمدؐ باب کی "شہادت" کی سو سالہ برسی منائی۔ جس میں ایران سے بہائیوں کے لیڈر مسٹر سہیل سمندری نے بھی شرکت کی۔

اس موقعہ پر روزنامہ "انجام" کراچی کے ۱۰ر جولائی کے ہفتہ واری ایڈیشن میں مسٹر عزیز صاحب کی طرف سے جلی الفاظ میں ایک مضمون شائع ہوا۔ جس میں انہوں نے بہائی عقائد اور تعلیمات سے بھی عوام کو روشناس کرنے کی کوشش کی ہے۔

یوں تو ہر شخص کو حق ہے۔ کہ وہ اپنے مذہب کی آزادانہ طور پر اشاعت و تبلیغ کرے۔ اور اپنے مذہب کی حقانیت کو ثابت کرنے کی سرتوڑ کوشش کرے۔ لیکن عزیز صاحب نے اپنے مضمون میں جو طرز عمل اختیار کیا ہے۔ وہ بہت ہی افسوسناک ہے۔ اور اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے یہ طریق اختیار کرنا یقیناً اس بات کا قطعی ثبوت ہے۔ کہ وہ خود اپنے عقائد و تعلیمات کو ایسا متاع سمجھتے ہیں۔ جو بازار علم و عمل میں رکھنے کے قابل نہیں۔

آپ نے اول تو بعض ایسے عقائد اور تعلیمات کو باب کی طرف منسوب کر دیا۔ جن کا ذکر اس کی کتاب میں موجود نہیں۔ اور محض بابی تعلیم کو خوبصورت طور پر عوام میں پیش کرنے کی غرض سے اس تعلیم کو ان کی طرف منسوب کر دیا گیا۔ یا بعض ایسی تعلیمیں بھی ان کی طرف منسوب کر دی گئی ہیں۔ جن کے بالکل برعکس باب کی تعلیمات موجود ہیں۔

دوسرے مرزا علی محمدؐ باب کی ذاتی قابلیت کو اس قدر مبالغہ دیکر پیش کیا گیا ہے۔ کہ خود بہائی مذہب کی کتب بھی اس سے انکار کرتی ہیں۔

نامہ نگار صاحب مضمون کی ابتداء میں ہی لکھتے ہیں "بہائی عقائد کے بانیوں نے حق کوشی۔ امن پروری۔ عدل گستری اور اخوت نوازی کی صدا بلند کی۔ اور دنیا کو ایسا روح پرور پیغام دیا۔ کہ اگر اس پر کما حقہ، عمل کیا جائے۔ تو یہ دنیا گہوارہ امن بن جائے۔"

وہ شخصیتیں جن کو حکومت ایران نے سالوں محض اس لئے قید رکھا۔ کہ ان کی دی ہوئی تعلیم ملک میں جھگڑے۔ لڑائیاں۔ فساد اور عوام میں بغاوت کی روح پیدا کرنے والی تھی۔ آج صرف سو سال گزرنے پر اس کو عوام میں کس دلکش پیرایہ میں پیش کیا جا رہا ہے!

باب کی تعلیم

باب کی تعلیم سے صرف دو احکام بطور نمونہ ملاحظہ ہوں۔ اول باب نے بابی کتب کے علاوہ تمام کتب مقدسہ کو نیست و نابود کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ لکھتا ہے۔ "الباب السادس من الواحد السادس فی حکم محو الکتب کلھا الا ما انشئت او تنشاء فی ذالک الامر"

یعنی بابیت کی کتب کے علاوہ تمام کتابوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے۔ باب کا یہ حکم تمام اہل مذاہب سے جنگ و جدل کی بنیاد قائم کرنے والا ہے۔ چنانچہ خود بہائیوں کو اعتراف ہے۔ کہ بابی شریعت کا یہ حکم "اول بنائے خصومت و اختلاف عالم است"۔ (المناظرات ص۱۶۷)

اب اگر ہم باقی ساری تعلیم کو نظر انداز بھی کر دیں۔ تب بھی صرف یہی ایک حکم امن عالم کو تباہ کرنے کے لئے کافی ہے۔ عزیز صاحب کی آرزو کے مطابق اگر اس تعلیم کو عملی جامہ پہنایا جاتا۔ تو دنیا گہوارہ امن کی بجائے فساد کی آماجگاہ بن جاتی۔ کیونکہ کوئی قوم بھی اپنی مقدس کتاب کی بے حرمتی ہوتے نہیں دیکھ سکتی۔ اور تاریخ میں ہمیں ایسے واقعات بکثرت ملتے ہیں۔ کہ کتب مقدسہ کی بے حرمتی کرنے پر قوموں میں خونریز جنگیں ہوئیں۔ اور لاکھوں خدا کے بندے ان کی بھینٹ چڑھ گئے۔

دوم۔ یہی نہیں۔ بلکہ بابی شریعت میں ان تمام لوگوں کے قتل کا حکم ہے۔ جو باب پر ایمان نہیں لاتے۔ چنانچہ بہاء اللہ کے فرزند عبد البہاء لکھتے ہیں۔ "در یوم ظہور حضرت اعلیٰ منطوق بیان ضرب اعناق و حرق کتب و اوراق و ہدم بقاع و قتل عام الا من آمن و صدق بود۔ (مکاتیب جلد ۲ ص۲۶۶)

افسوس عزیز صاحب حق و انصاف کا خون کرتے ہوئے اسی تعلیم کو اخوت نوازی امن پروری اور عدل گستری کی صدا اور روح پرور پیغام قرار دیتے ہیں۔

پھر علی محمدؐ باب کی علمیت اور ذاتی قابلیت کا یوں ذکر کرتے ہیں "تبحر علمی کے لحاظ سے وہ ایک عظیم شخصیت کے مالک تھے۔ قرآن کی تفسیر پر انہیں پوری قدرت حاصل تھی۔ اور احادیث پر انہیں بڑا عبور تھا۔ .... بہائی معتقدات کی اشاعت اور تبلیغ کے سلسلہ میں باب نے اپنی مختصر زندگی میں قابل قدر علمی خدمات انجام دیں۔ ان کی اکثر تصنیفات ادبی لحاظ سے شاہکار تصور کی گئیں"۔

باب کی علمی قابلیت کو جاننے کے لئے تاریخ سے ایک واقعہ پیش کیا جاتا ہے۔ جس سے قارئین کو ان کی علمی قابلیت کا بخوبی اندازہ ہو سکے گا۔

۱۲۶۴ھ یا ۱۲۶۵ھ میں علماء نے باب سے ایک خطبہ سنانے کو کہا۔ چنانچہ لکھا ہے۔ "شرع فی ارتجال خطبۃ استھلھا بھذہ العبارۃ (الحمد للہ الذی خلق السموٰت والارض) و نطق بلفظ السموٰت مفتوح الآخر فقاطعہ بعض العلماء واعترضہ بالاعتراض علی ھذا الفتح (الکواکب ص۲۹۸)

یعنی باب نے علماء کے اصرار پر فوراً ایک لیکچر شروع کیا۔ جس کی ابتداء الحمد للہ الذی خلق السموٰت والارض پڑھ کر کی۔ اور اس فقرہ میں السموٰت کے لفظ کو تاء کی زبر کے ساتھ پڑھا۔ اس پر کسی عالم نے روکا۔ اور السموٰت کو مفتوح الآخر پڑھنے پر اعتراض کیا۔

اب یہ اعتراض بجا اور درست تھا۔ عربی زبان کے مبتدی سے بھی السموٰت کی تاء کو زبر سے پڑھنے کی فاش غلطی کی امید نہیں کی جا سکتی۔ پس اگر باب عربی سے نابلد محض بھی تھا۔ تب بھی کم از کم اسے اس آیت کریمہ کو تو صحیح طور پر پڑھنا چاہیئے تھا۔ کیونکہ اس کے پیرو تو اسے حافظ قرآن بھی بتلاتے ہیں۔ پس اول تو حافظ قرآن اور قرآن مجید کی تفسیر اور حدیث پر عبور رکھنے والی شخصیت سے اس غلطی کا امکان نہیں۔ لیکن اگر بالفرض یہ لغزش لسان کے باعث تھا۔ تو اعتراض پیدا ہونے پر آپ کو اعتراف غلطی کر لینا چاہیئے تھا۔ لیکن باب نے اس بجا صحیح اور معقول اعتراض کا جو جواب دیا۔ وہ بہائی مورخ کے الفاظ میں یوں ہے:۔

"فاجابھم عن ھذا الاعتراض بقولہ ان کثیرا من الآیات الشریفۃ القرآنیۃ نزلت بخلاف قواعد القوم .... وما تقییدھا لکلمات الربانیۃ بالقوانین البشریۃ والحدود الاصطلاحیۃ الا الضلال المبین۔ (الکواکب ص۲۹۹)

ترجمہ "باب نے علماء کو اس اعتراض کا یہ جواب دیا۔ کہ قرآن شریف کی بہت سی آیات لوگوں کے قواعد کے خلاف نازل ہوئی ہیں۔ خدائی کلمات کو انسانی قواعد و اصطلاحی حدود کا پابند سمجھنا سخت گمراہی ہے"۔

افسوس باب نے قرآن پاک پر ایک بے معنی اور رکیک الزام لگایا۔ جو دنیا کی افصح ترین کتاب ہے۔ اور جس پر خدا نے خود انا انزلناہ قرآنا عربیا کہہ کر اس کے افصح ترین ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔

کیا اب بھی کوئی بہائی خلق السموٰت کے فقرہ کو ترکیب عربی یا قرآنی استعمال کی رو سے صحیح قرار دینے کے لئے کوئی ثبوت بہم پہنچا سکتا ہے یقیناً نہیں۔ پس عزیز صاحب سے سوال ہے۔ کہ کیا یہی علم کا بہتا ہوا دریا تھا جو باب کے وجود میں ٹھاٹھیں مار رہا تھا؟ کیا یہی وہ شخصیت تھی۔ جس کی اکثر تصنیفات ادبی لحاظ سے شاہکار تصور کی گئیں۔ افسوس آپ نے انصاف کو ترک کر کے محض جذبۂ عقیدت کی بناء پر ایک معمولی سے پڑھے لکھے انسان کو اس قدر مبالغہ کر کے ایک عظیم الشان ہستی ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ جس کی تائید آپ کی اپنی کتب سے بھی نہ ہو سکی۔

بہائی عقائد اور توحید الٰہی۔ بابی عقائد کے ذکر میں فرماتے ہیں۔ "اور بہائیوں کے مذہبی عقائد سے متعلق جو تعلیم اپنے پیروں کو باب نے دی۔ اس کے نمایاں خط و خال یہ تھے۔ اول ہر بہائی توحید کا قائل ہو۔ اور خدا کو واحد مانے"۔

یہاں بھی مضمون نگار اپنے زور قلم سے بہائیوں کو وحدانیت کے پرستار اور توحید الٰہی کے قائل ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ یہ سراسر خلاف واقعہ اور غلط ہے۔ کوئی بہائی توحید الٰہی کا قائل نہیں۔ بہاء اللہ نے تو اپنے پیرووں کو قبر پرستی کی تعلیم دی ہے۔ اور یہی نہیں بلکہ خود الوہیت کا دعویٰ کر دیا۔ میرا یہ دعویٰ بغیر دلیل کے نہیں بلکہ اس کے ثبوت میں بیسیوں دلائل پیش کئے جا سکتے ہیں۔

بہاء اللہ نے اپنے پیرووں کو قبر پرستی کی تعلیم یوں دی۔ کہ اپنی شریعت کی کتاب "الاقدس" میں لکھا۔ "قد حکم اللہ لمن استطاع منکم حج البیت دون النساء عفا اللہ عنھن" کہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے جو طاقت رکھتے ہیں۔ ان کو حج البیت کا حکم دیا ہے۔ اور عورتوں کو اس فریضہ سے معاف کر دیا ہے"۔ لیکن واضح ہو۔ کہ یہاں حج کے گھر سے مراد حج بیت اللہ نہیں بلکہ بہائیوں کے ہاں باب کے گھر اور بہاء اللہ کی رہائش گاہ کے حج کا حکم ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ "و محل طواف و حج اہل بہاء بیت نقطہ اولیٰ در شیراز است و ثانی ایں بیت جمال ابہیٰ است کہ در بغداد است و بالجملہ طواف ایں دو بیت منصوص کتاب است"۔ الکواکب الدریہ فارسی جلد ۱ ص۳۵۸۔

یعنی بہائیوں کے حج اور طواف کے لئے دو گھر مقرر ہیں۔ ایک باب کا گھر جو شیراز میں ہے۔ اور دوسرا بہاء اللہ کا گھر جو بغداد میں ہے۔ اسی طرح انسان پرستی کا سبق اور مشرکانہ خیالات کو ترویج اس طریق پر دی۔ کہ بہاء اللہ نے بہائیوں کے قبلہ کے متعلق یہ حکم دیا۔ کہ جب تک میں

زندہ ہوں۔ میری طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرو۔ جہاں میں

جاؤں ۔ ادھر ہی قبلہ ہو گا ۔ اور جب میں مر جاؤں تو میری قرارگاہ یعنی قبر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرو ۔ چنانچہ اقدس میں یوں اپنے پیروؤں کو حکم دیتے ہیں :

"اذا اردتم الصلاۃ ولّوا وجوھکم شطر الاقدس المقام المقدس الذی جعلہ اللہ مطاف الملأ الاعلیٰ ومقبل اھل مدائن البقاء ومصدر الامر لمن فی الارضین والسموات" پھر دوسری جگہ لکھتے ہیں ۔ "یاملأ البیان اتقوا الرحمٰن ثم انظروا ما انزلہ فی مقام اخر قال انما القبلۃ من یظہرہ اللہ متی ینقلب تنقلب الی ان یستقر کذٰلک نزل من لدن مالک القدر"

(" الاقدس ")

اب دعویٰ الوہیت کے ثبوت کیلئے چند حوالجات پیش کرتا ہوں ۔ لیکن چونکہ ہمارے بعض دوست اس خوش فہمی میں بھی مبتلا ہیں ۔ کہ بہاء اللہ نے دعویٰ نبوت کیا ہے لہٰذا اس شک کو دور کرنے کے لئے اور ان کی تشفی کے لئے مصر سے شائع شدہ کتاب البہائیہ صفحہ ۹۶ کا مندرجہ ذیل حوالہ کافی ہو گا ۔ چنانچہ لکھا ہے کہ

"ان حضرۃ البہاء وحضرت عبد البہاء وحضرۃ الباب لم یدع احد منھم النبوۃ"

یعنی بہاء اللہ عبد البہاء اور باب میں سے کسی نے دعویٰ نبوت نہیں کیا ۔ اب طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ اچھا اگر دعویٰ نبوت نہیں کیا ۔ تو پھر کس چیز کا دعویٰ کیا تھا ۔ اس کا جواب بہائی رسالہ کوکب ہند یوں دیتا ہے کہ " اہل بہاء دور نبوت کو ختم جانتے ہیں ۔ اور حقیقۃً میں بھی نبوت جاری نہیں سمجھتے ۔ ہاں وہ الٰہی قدرت کو ختم نہیں جانتے اس لئے خدا کی قدرت کے نئے ظہور کو تسلیم کرتے ہیں جو نبوت سے آگے ایک شان رکھتا ہے ۔ اور یہ دور نبوت کے ختم ہونے کا .... اعلان ہے ۔ اسی لئے اہل بہاء نے کبھی نہیں کہا کہ نبوت ختم نہیں ہوئی اور موعود کل ادیان نبی یا رسول ہے ۔ بلکہ اس کا ظہور مستقل خدائی ظہور ہے"

چنانچہ اسی دعویٰ الوہیت کا اثر تھا ۔ کہ جناب بہاء اللہ نے قید خانہ کی کوٹھڑی سے اپنے پیروؤں کو یوں خطاب کیا تھا " والذی ینطق فی السجن الاعظم انہ لخالق الاشیاء وموجد الاسماء وقد حمل البلایا لاحیاء العالم" کہ اس وقت جو قید خانہ میں بول رہا ہے وہی سب اشیاء کا خالق ہے ۔ اور تمام ناموں کا موجد ہے ۔ اس نے دنیا کو زندہ کرنے کے لئے مصائب برداشت کئے ہیں "

اس قسم کے بیسیوں اور حوالجات بھی بہاء اللہ کے دعویٰ الوہیت کے ثبوت کے لئے پیش کئے جا سکتے ہیں ۔ لیکن ؎

طوفان نوح لانے سے اے چشم فائدہ
دو اشک بھی بہت ہیں اگر کچھ اثر کریں

ظہور مہدی اور نزول مسیح کے متعلق ڈاکٹر اقبال کا نظریہ

"جاہل مولویوں نے ان عقائد کو اغیار سے لیکر عام کر دیا ہے" (ڈاکٹر اقبال)

(از محمد عبد الحق صاحب امرت سری گنج مغلپورہ)

اخبار آزاد مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۵۰ء صفحہ ۳ پر کسی کے ۔ اے ۔ عزیز لاہور نے ایک مضمون بعنوان "علامہ اقبال کی چند ساعتیں" شائع کیا ہے ۔ اس کا جواب تو محترم ایڈیٹر صاحب الفضل نے دیدیا ہے ۔ مگر میں اس وقت واقعات کی روشنی میں یہ بتانا چاہتا ہوں ۔ کہ نہ صرف ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب حضرت مسیح کی وفات کے قائل تھے ۔ اور مسیح کی حیات کا عقیدہ جاہل مولویوں کی اختراع قرار دیتے تھے ۔ ۱۹۳۵ء کا ذکر ہے ۔ کہ جب علامہ اقبال انجمن حمایت اسلام لاہور کے صدر تھے تو اس وقت احرار بھی اپنے شباب پر تھی ۔ اور احرار ہی کی فتنہ انگیزی سے متاثر ہو کر علامہ اقبال نے جناب سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے خلاف مولوی ظفر علی صاحب سے ایک قرارداد پیش کروا کر احمدیت کے خلاف اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا ۔ اس وقت جناب سید حبیب صاحب ایڈیٹر سیاست نے جو ایڈیٹوریل لکھا ۔ اس کا وہ حصہ درج کیا جاتا ہے جو حضرت مسیح کی حیات اور ظہور مہدی علیہ السلام کے ساتھ تعلق رکھتا ہے ۔ سید صاحب لکھتے ہیں :۔

"علامہ ممدوح نے اس بیان میں حضرت مسیح علیہ السلام کی بعثت ثانیہ اور حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور کا انکار کیا ہے ۔ اور ان کو مجوسیوں ۔ یہودیوں نصرانیوں کا خیال ظاہر کر کے لکھا ہے کہ جاہل مولویوں نے ان عقائد کو اغیار سے لیکر عام کر دیا ہے ۔ جس کی وجہ سے اسلام میں فتنے پیدا ہو چکے ہیں ۔ اور ہو رہے ہیں سیاست نے اس پر لکھا کہ اگر علامہ اقبال علمائے احناف وغیرہ کو بلا کر ان کے روبرو اپنا نظریہ پیش کریں ۔ اور علماء کا اس پر اتفاق ہو جائے کہ نزول مسیح و ظہور مہدی محض ڈھکوسلہ ہی ڈھکوسلہ ہے ۔ تو اس تحریک قادیان کو اس قدر ضرب پہنچے گا ۔ کہ احرار کی فتنہ آرائی ۔ افتراق پروری نفاق انگیزی ۔ چندہ بازی اور دشنام طرازی سے ہرگز نہیں پہنچ سکتا ۔ تعجب ہے ۔ کہ سالہا سال سے احمدیوں اور غیر احمدیوں میں جنگ عقائد جاری ہے ۔ لیکن علامہ اقبال سے آج تک یہ نہیں بن پڑا کہ وہ ایک رسالہ یا مضمون لکھتے ۔ یا لیکچر ہی دے کر یہ کہتے کہ مسیح موعود و مہدی کی آمد کا خیال ہی شریعت حقہ سے بیگانہ ہے ۔ اور علامہ اقبال نے اس بیان میں احرار کی موجودہ شرارت کے جواز کی دلیل یہ پیش کی ہے ۔ کہ ختم نبوت کے انکار کی وجہ سے مسلمانوں میں جو اختلاف پیدا ہوا ہے ۔ یہ ہر پہلے اختلاف سے بدتر ہے ۔ اگرچہ شیعہ اور سنی ۔ حنفی اور وہابی اور دوسرے ایسے جھگڑوں کے متعلق ڈاکٹر صاحب کی رائے سے مجھے اختلاف ہے ۔ اور میں آپ سے عرض کر سکتا ہوں ۔ کہ شیعہ اور سنی اور حنفی اور وہابی اس طرح یکجا نمازیں نہیں پڑھتے ۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات ازدواج قائم نہیں کرتے جیسے احمدی اور غیر احمدی تاہم اس دلیل کو ترک کر کے علامہ ممدوح سے استفسار کرنے کی جرأت کرتا ہوں ۔ کہ کیوں چوہدری ظفر اللہ خان کے تقرر کے بعد ان کی محبت ختم رسل (فداہ ابی وامی) میں جوش آیا ۔ اور کیوں اس سے پہلے وہ اس میدان میں نہ اترے ۔ حالانکہ اس فتنہ کی عمر کشمیر کمیٹی اور چوہدری صاحب کے تقرر سے کوئی تیس سال کے قریب زیادہ ہے ۔ کیا وجہ ہے کہ چوہدری صاحب کے رکن پنجاب کونسل منتخب ہونے کے وقت یا ان کے سائمن کمیٹی کا ممبر منتخب ہونے پر یا ان کے اول مرتبہ سر فضل حسین کی جگہ مقرر ہونے پر یا مرزائیوں کی متعدد دیگر تحریکات کے زمانہ میں آپ نے اس گروہ کے خلاف علم جہاد بلند نہ کیا ۔ علامہ اقبال کا مطالعہ بہت وسیع ہے ۔ وہ مرزائیوں کی سیاسی مخالفت کے جواز میں اتحاد ملت کی ضرورت پر زور دیتے ہیں ...... اور میں علامہ ممدوح سے پوچھنے کی جرأت کرتا ہوں ۔ کہ وہ تاریخ عالم میں مجھے ایک مثال ایسی بتا دیں جس سے یہ ثابت ہو کہ جب کسی امت میں ایک دفعہ عقیدہ کا اختلاف پیدا ہو چکا ہو تو پھر وہ تبلیغ یا بحث یا مقاطعہ یا مجادلہ یا تشدد سے مٹ گیا ہو ۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اس کی ایک مثال بھی پیش نہیں کر سکیں گے ...... کیا حقیقت افسوسناک نہیں ۔ کہ علامہ اقبال کا سا بلند پایہ مسلمان ملت کو مجادلہ و مقاطعہ کا سبق دیتا ہے اور یہ نہیں کہتا ۔ کہ اختلاف عقیدہ کو بحث و مباحثہ کے لئے ترک کر کے سیاسی لحاظ سے متحد ہو جاؤ ۔ اور لطف یہ ہے کہ علامہ ممدوح مسلمانوں کو افتراق کی دعوت دیتے ہوئے خود مرزائیوں سے سیاسی طور پر اتحاد پیدا کر رہے ہیں"

(اخبار سیاست ۴ مئی ۱۹۳۵ء)

یہ طویل اقتباس اس لئے نقل کیا ہے کہ جو لوگ اس وقت دلائل کے میدان میں شکست کھا کر عاجز ہو چکے ہیں ۔ وہ علامہ اقبال کی پرانی تحریریں پیش کر کے اپنے عجز کو چھپانے اور لوگوں میں سرخرو ہونے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ اصل حقیقت سے واقف ہو جائیں ۔ کہ علامہ اقبال کی تحریریں علامہ صاحب کے ہم مذہب لوگوں میں بھی کسی طرح نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوئیں ۔ اخیر میں ہم ایک ایسا روشن حوالہ درج کرتے ہیں ۔ جو اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ علامہ اقبال حضرت مسیح .... علیہ السلام کی وفات کے قائل تھے ۔ چنانچہ علامہ صاحب لکھتے ہیں ۔

"جہاں تک میں اس تحریک کا مفہوم سمجھ سکا ہوں وہ یہ ہے کہ مرزائیوں کا یہ عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک فانی انسان کی مانند جام مرگ نوش فرما چکے ہیں ۔ نیز یہ کہ ان کے دوبارہ ظہور کا مقصد یہ ہے ۔ کہ روحانی اعتبار سے ان کا ایک مثیل پیدا ہو گا ۔ کسی حد تک معقولیت کا پہلو لئے ہوئے ہے ۔"

(اخبار آزاد ۲۱ اپریل ۱۹۵۰ء صفحہ ۲)

ہم اور اب عزیز صاحب سے دوبارہ سوال ہے کہ سچ کہو کس دلیل کی تقلید ہے

عزیز صاحب کے مضمون میں عوام کو جو مغالطہ دیا گیا ہے ۔ اس کی تردید کرنے کے لئے فی الحال اسی پر اکتفا کی جاتی ہے ۔ اس سے بابیت اور بہائیت کا نصب العین معلوم ہو سکتا ہے ۔ یہاں مختصر طور پر بہائیت کو سمجھنے کیلئے یہ جاننا ضروری ہے کہ بہائی قرآن مجید کو منسوخ شدہ کتاب سمجھتے ہیں ۔ اور سمجھتے ہیں کہ اس کی پیروی سے نجات نہیں مل سکتی ۔

بہائیوں کے نزدیک بہاء اللہ کی کتاب الاقدس ہی اس زمانہ میں ایسی شریعت ہے جو باعث نجات ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریب رخصتانہ

خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیز محمد لطیف انور کی تقریب رخصتانہ ۲۳ جولائی بعد دوپہر عمل میں آئی۔ عزیز کا نکاح مکرمی شیخ انور احمد صاحب بی اے ایل ایل بی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ نے صفیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب باغبانپورہ لاہور کے ہمراہ چار صد روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا۔ بزرگان سلسلہ اور باقی احباب سے عرض ہے کہ وہ دعا فرمادیں کہ خدا تعالیٰ اس تعلق کو فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے آمین۔ خاکسار محمد صدیق امرتسری مبلغ سیرالیون

دفتر یسرنا القرآن

جو کہ حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجد قاعدہ یسرنا القرآن نے قادیان اور پھر ربوہ میں قائم کیا تھا۔ وہ اب بھی اسی طرح قائم ہے۔ اور احباب کی ضروریات پوری کر رہا ہے۔

ہدیہ: قرآن مجید بطرز یسرنا القرآن مجلد -/۷ بے جلد -/۸/۶ تجارتی نرخ (دس یا اس سے زائد) مجلد -/۸/۶ بے جلد -/۵ قاعدہ یسرنا القرآن مکمل ۱۰ آنے فی قاعدہ تجارتی نرخ (پچاس یا اس سے زائد) ۵۰ روپے فی سینکڑہ قاعدہ حصہ اول چار آنے پارہ عم چار آنے

الگ الگ پارے الم سے دس تک چار آنے فی پارہ

بذریعہ وی۔ پی طلب فرمائیں!

مینیجر دفتر یسرنا القرآن۔ ربوہ ضلع جھنگ

برطانیہ اور پاکستان کے درمیان تجارت میں ترقی

گذشتہ ۶ ماہ کے اعداد و شمار

اس سال کے پہلے پانچ مہینوں میں جو برطانیہ نے پاکستان سے اشیاء درآمد کی ہیں۔ ان کی مجموعی قیمت بارہ کروڑ نوے لاکھ ستر ہزار چار سو چالیس روپے (۹۰۰۷۰۴۴ء۱۲ پونڈ) ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ گذشتہ سال ان پانچ مہینوں میں جو اشیاء برطانیہ نے پاکستان سے درآمد کی تھیں۔ اس سال اس کی دوگنی اور ۱۹۴۹ء کے اسی عرصہ کی تین گنی تعداد ہے۔ اور پھر اسی عرصہ میں برطانیہ نے پاکستان کو جو برآمد کی ہے۔ اس کی قیمت ۱۴ کروڑ باون لاکھ چھتر ہزار چار سو پچاس روپے بنتی ہے گو گذشتہ سال کی نسبت اس ماہ میں بارہ لاکھ روپے کی کمی ہے۔ تاہم ۱۹۴۹ء کے مقابلے میں یہ تین گنا ہے۔

جون ۱۹۴۸ء میں برطانیہ نے اپنی کل پٹ سن کی درآمد کے ایک تہائی سے زائد کم پاکستان سے حاصل کیا تھا۔ گذشتہ سال جون کے مہینہ میں یہ کل درآمد کے نصف سے زائد کم ہو گئی ہے۔ اس سال جون کے مہینے میں برطانیہ نے آٹھ ہزار پانچ سو پانچ ٹن خام پٹ سن درآمد کی جس کی قیمت ایک کروڑ دو لاکھ تہتر ہزار چار سو پچاس روپے (۱۰۲۷۳۴۵ پونڈ) ہے۔

پٹ سن اور چائے

اس سال کے شروع کے چھ مہینوں میں برطانیہ نے جو خام پٹ سن پاکستان سے درآمد کی ہے۔ اس کی قیمت سات کروڑ چھبیس لاکھ تینتالیس ہزار نو سو نوے روپے (۷۲۶۴۳۹۹ پونڈ) ہے یہ قیمت ۱۹۴۹ء کے نصف اول کی خرید سے تین گنا ہے۔

پاکستان سے جو برطانیہ ایک اور اہم شے کی درآمد کرتا ہے۔ وہ چائے ہے۔ اس کی قیمت تین گنا چڑھ گئی ہے۔ گذشتہ سال برطانیہ نے ایک کروڑ چھہتر ہزار ایک سو روپے مالیت کی چائے خریدی تھی۔ اور اس سال یہ خریداری بڑھ کر تین کروڑ ستائیس لاکھ چوالیس ہزار تین سو روپے تک پہنچ گئی ہے۔

اس سال جون کے اختتام تک برطانیہ نے پاکستان سے بیاسی لاکھ چون ہزار پونڈ وزن کی اون خریدی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ ۱۹۴۸ء کے نصف اول کی نسبت اس میں ۳۳ فی صدی کا اضافہ ہوا ہے۔ اس کی قیمت ایک کروڑ ستائیس لاکھ چورانوے ہزار آٹھ سو تیس روپے (۱۲۷۹۴۸۳ پونڈ) اور اسی سال کے نصف اول میں برطانیہ نے جتنی چھوٹے ریشے کی روئی خریدی اس کی نصف مقدار پاکستان سے آئی۔ اس کی قیمت ۲ کروڑ تین لاکھ گیارہ ہزار بیس روپے (۲۰۳۱۱۰۲ پونڈ) ہے۔

پاکستان کو برآمد

برطانوی برآمد میں سے جس شے کی پاکستان میں زیادہ خرید ہوئی وہ مشینوں کے پرزے ہیں۔ گذشتہ سال جون کے مہینے میں پاکستان نے اٹھارہ ٹن پرزے خریدے تھے۔ جب کہ اس سال یہ مقدار بڑھ کر ۲۳۲ ٹن پر پہنچ گئی ہے۔

اس سال کے شروع کے چھ مہینوں میں یہ مقدار ۱۷۵۱ ٹن تھی۔ جو گذشتہ سال اسی دوران میں حاصل کئے ہوئے مشینوں کے پرزے کے وزن سے دوگنی ہے۔

جون کے مہینے میں برطانیہ نے پاکستان کو اکتیس ہزار تین سو چھبیس سائیکلیں روانہ کیں گویا کہ ہر روز چالیس مشین فی گھنٹہ کے حساب سے ایک ہزار یومیہ روانہ کیں۔ یہ تعداد اس مہینے میں دیگر ممالک کو بھیجی ہوئی سائیکلوں کی تعداد کی دوگنی سے بھی زیادہ ہے۔ اس سال کے شروع میں برطانیہ نے دنیا کے مختلف ملکوں کو دس لاکھ سائیکلیں بھیجیں جب کہ ان سب میں پاکستان کا نمبر اول رہا۔ اسے ایک لاکھ چھتیس ہزار تین سو تنتالیس گاڑیاں ملیں

لوہے اور فولاد کی مصنوعات

۱۹۵۰ء کے نصف اول

میں جو برطانیہ نے پاکستان کو ۱۹۲ ہزار ٹن وزن کی لوہے اور فولاد کی مصنوعات روانہ کیں وہ گذشتہ سال کی نسبت تین گنا ہیں ان کی قیمت دو کروڑ چھ لاکھ پینسٹھ ہزار آٹھ سو پچاس روپے (۲۰۶۶۵۸۵ پونڈ) ہے اس میں ریلیں اور ٹرامیں بنانے کے ہر قسم کے اوزار شامل ہیں۔ ان کی تعداد اس سال کے نصف اول میں ۱۳۷۶۶ ٹن ہے جب کہ گذشتہ سال صرف ۳۲۲۹ ٹن تھی۔

۱۹۵۰ء کے شروع کے چھ ماہ میں برطانیہ نے سوائے آسٹریلیا کے پاکستان کو سب سے زیادہ سوتی مصنوعات روانہ کیں۔ یہ مقدار ۱۸۷۰۰۰۱۰۳ مربع گز تھی یہ اس مقدار سے ذرا کم ہے جو گذشتہ سال پاکستان کو روانہ کی گئی تھی۔ لیکن اس کی قیمت چار کروڑ ستائیس لاکھ اکتالیس ہزار بیس روپے سے گھٹ کر صرف تین کروڑ گیارہ لاکھ پچاس ہزار آٹھ سو ساٹھ روپے رہ گئی۔

برطانیہ پاکستان کو زیادہ سے زیادہ خوراک برآمد کر رہا ہے۔ جس کی قیمت گذشتہ چھ ماہ میں ستر لاکھ اناسی ہزار نو سو ساٹھ روپے تک پہنچ گئی ہے۔ جب کہ ۱۹۴۹ء میں یہ رقم صرف ۱۲ لاکھ اکتالیس ہزار دو سو پچاس روپے اور ۱۹۴۸ء میں پینتیس ہزار چھ سو چالیس روپے تھی۔

ٹنڈر برائے چاول مطلوب ہیں

چاول کی ۳۲۶، ۵۴۷ اور ۳۷۵ بوریاں بالترتیب ضلع کے گوداموں واقع گجرات پنڈ دادن خاں اور چکوال میں موجود ہیں۔ ٹنڈر جس میں مجوزہ نرخ اور وزن مطلوبہ و دیگر شرائط درج ہوں ڈائرکٹر فوڈ پرچیز پنجاب۔ لاہور کو ۷ اگست ۱۹۵۰ء یا اس سے قبل پہنچ جانے چاہئیں۔ کوئی ٹنڈر مذکورہ بالا تاریخ کو تین بجے سہ پہر کے بعد وصول نہیں کیا جائے گا۔ دو سو روپے کی زر پیشگی جو ناکام ٹنڈر دہندہ کو واپس کی جا سکیگی۔ کامیاب ٹنڈر دہندہ کو خریدے ہوئے ذخیرے ٹنڈر منظور ہونے کی تاریخ سے دو ہفتہ کے اندر اندر اٹھانے ہوں گے نیز انہیں ذخیرے کی بیس فی صدی قیمت پیشگی جمع کرنی ہو گی۔ جسے غلہ کی آخری قسط اٹھاتے کے وقت وضع کیا جائے گا۔

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ!

سرمہ نور رجسٹرڈ

ربوہ کے مقامی احباب ربوہ جنرل سٹور ربوہ اور لاہور کے مقامی احباب اللہ دتہ صاحب پان فروش رتن باغ سے خرید فرمائیں!

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ کمر درد کی وجہ سے سخت تکلیف میں رہتی ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں میں بھی بعارضہ پھوڑا بیمار رہتا ہوں میرے لئے بھی دعا فرمائیں۔ (بدرالدین کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ ضلع جھنگ)

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

تریاق اٹھرا: حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برطانیہ کی دفاعی پالیسی کے متعلق اہم سرکاری بیان کی توقع

لندن ۲۷ جولائی۔ برطانیہ آج پورے سکون کے ساتھ دفاعی پالیسی کے متعلق سرکاری اعلان کا انتظار کر رہا ہے اور اسے اس کا احساس ہے کہ دنیا کی موجودہ نازک صورت حال میں قوم پر کیا اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ـــــ قومی ذرائع کے استعمال کے متعلق ایسے ڈرامائی اعلان کی امید نہیں ہے جیسا ایک ہفتہ ہوا۔ صدر ٹرومین نے کیا تھا اس لئے کہ امریکہ میں حکومت نے اب جو اختیارات حاصل کئے ہیں ان میں سے بیشتر ہنگامی اختیارات برطانوی حکومت کو پہلے ہی سے حاصل ہیں۔ جبری بھرتی کا قانون موجود ہے اور فوجوں کے محفوظ دستے ہر وقت طلب کئے جا سکتے ہیں۔ جنگی پیمانہ پر شہری دفاعی فوج کی بھرتی شروع ہو رہی ہے اور آج جو سرکاری کتابچہ شائع ہوا ہے۔ اس میں عوام کو ایٹمی دفاع کے حقائق سے آگاہ کیا گیا ہے۔

عام طور پر دفاعی انتظامات کے سلسلہ میں سرکاری منصوبہ کے متعلق توقع کی جا رہی ہے کہ جبری بھرتی ہونے والوں کی فوجی تربیت کی مدت میں اضافہ کر دیا جائے گا۔ نیز بری فوجیں کوریا روانہ کرنے کا بھی فیصلہ متوقع ہے واشنگٹن کی خبروں پر مبنی افواہیں گشت کر رہی ہیں کہ اچھی طرح تربیت یافتہ اور مسلح برطانوی دستہ جنرل میک آرتھر کی کمک کو روانہ کیا جائیگا

آج مسٹر اٹیلی دفاع۔ فوجی طاقت اور برطانیہ کی تیاری کو مستحکم کرنے کے لئے صنعتی اور اقتصادی اقدام کے متعلق جو بھی بیان دیں گے وہ پوری تصویر نہیں پیش کرے گا اس موقعہ پر بڑی پالیسی کے متعلق صرف ایک حصہ کی وضاحت کی امید کی جا رہی ہے حفاظتی ضرورتوں کے پیش نظر بقیہ تفصیلات کی وضاحت ممکن نہ ہو گی۔

کل کابینہ کے اجلاس میں زیادہ تر ان ہی امور پر گفتگو ہوئی۔ ساتھ ہی معاہدہ اوقیانوس کی کونسل میں جس کا کل سے لندن میں اجلاس شروع ہو گیا ہے۔ مشترک مغربی دفاع کے متعلق اہم فیصلے کئے جا رہے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ امریکی نمائندہ یہ تجویز پیش کر رہا ہے کہ امریکہ تو یورپ کو موجودہ اسلحہ کی امداد زیادہ بلکہ دوگنی کر دے خواہ اس سے اقتصادی امداد میں فرق ہی کیوں نہ آ جائے۔ جنگی سامان کی خریداری کے لئے یورپ کو خرید ڈالر مہیا کرے۔ اور چار سے لے کر چھ محفوظ امریکی ڈویژن تیار کرے۔ جو مغرب میں بالکل اور ہنگامی صورت حال کا مقابلہ کر سکیں۔ (اسٹار)

مشرقی پنجاب کے پناہ گزینوں کو سندھ اسمبلی میں شامل ہونا چاہئے

حیدرآباد (سندھ) ۲۶ جولائی۔ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل نامی سیکرٹری پنجاب ایسوسی ایشن (سندھ) نے اس کمیٹی کے ارکان سے اپیل کی ہے جو سندھ لیجسلیٹو اسمبلی میں سات جو امیدواروں کی نامزدگی کے لئے قائم کی گئی ہیں کہ وہ مشرقی پنجاب کے ۲۵۰۰۰۰ مہاجروں کو نہ بھولیں اور ان کا کم از کم ایک نمائندہ اسمبلی کے لئے ضرور نامزد کریں۔ (اسٹار)

راولپنڈی میں تپ دق کے خلاف مہم

راولپنڈی ۲۷ جولائی۔ تپ دق کے خلاف مہم یہاں زور شور سے جاری ہے۔ شہر اور چھاؤنی کے علاقہ میں بی۔سی۔جی کا ٹیکہ لگانے کے لئے متعدد مرکز قائم کئے گئے ہیں۔ گزشتہ ایک ہفتہ میں اسکول کے تقریباً ۶۷۰ طلبا کو ٹیکے لگائے گئے۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ تقریباً ۱۰۰۰۰ آدمیوں کو جن میں عورتوں اور بچوں کی بھی بڑی تعداد شامل ہے۔ تپ دق کے ٹیکے لگائے گئے ہیں۔ (اسٹار)

مصنوعی ربڑ کے امریکی کارخانے

واشنگٹن ۲۲ جولائی۔ صدر ٹرومین کے پروگرام کے ماتحت مصنوعی ربڑ کے ان کارخانوں کی بحالی کے متعلق ابھی کوئی باقاعدہ فیصلہ نہیں ہوا ہے جو کام شروع کرنے کے لئے بالکل تیار ہیں اور نہ ہی اب تک ان کے لئے کوئی پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔

لیکن اس کے باوجود واشنگٹن کے متعلقہ افسران ایسے یقینی تصور کر رہے ہیں کہ آئندہ چند مہینوں کے اندر یہ کارخانے پھر چلنے لگیں گے۔ یہ تمام کارخانے بہت اچھی حالت میں ہیں۔ ایسے تمام سرکاری کارخانے مجموعی طور پر ۸۰۰۰۰۰ ٹن ربڑ تیار کر سکتے ہیں۔ اس وقت جو کارخانے کام کر رہے ہیں وہ ۱۰۰۰۰۰ ٹن ربڑ تیار کر سکتے ہیں اور جو اب کام شروع کریں گے ان کی صلاحیت ۵۰۰۰۰۰ ٹن کی ہے۔ جو ۲۱۵۰۰۰ ٹن جمع ہو جاتا ہے وہ بھی تیار کرایا جا سکے گا۔ اگر خام ربڑ کی فراہمی میں کمی واقع ہو گئی۔ (اسٹار)

نیروبی میں یوم سیرت النبیؐ پر عظیم الشان اجتماع

مشرقی افریقہ کے انگریزی جریدوں میں امام جماعت احمدیہ کی جدوجہد فروغ اخوت کا ذکر

نیروبی ۲۵ جولائی (بذریعہ) جماعت احمدیہ نیروبی کے سیکرٹری تبلیغ نے بذریعہ تار حسب ذیل ایک اطلاع ارسال کی ہے کہ:۔

۲۳ جولائی کو یہاں نیروبی تھیٹر میں یوم سیرت النبی (صلے اللہ علیہ وسلم) بڑے تزک و احتشام سے منایا گیا۔ مشرقی افریقہ میں ہندوستانی کمشنر مسٹر اے۔ بی پنتھ نے اجتماع کی صدارت کی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر ایک سیر حاصل اور مدلل اور مبسوط تقریر فرمائی۔ جلسے میں حاضری غیر معمولی طور پر زیادہ تھی۔ غیر مسلم بھی جوق در جوق جلسے میں شامل ہوئے۔

اس اجتماع سعید کا مقامی انگریزی جریدوں میں نہایت بہترین الفاظ میں تذکرہ کیا گیا۔ اور ان تبصروں میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امام جماعت احمدیہ کی اس سکیم کو بہت سراہا گیا کہ تمام فرقوں میں دوسرے مذاہب کی خوبیوں کو سننے کا ذوق پیدا کر کے باہم خیر سگالی اور اخوت و ہمدردی کے جذبات کو فروغ دیا جائے۔

جلسے کے آخر میں مسٹر پنتھ نے تقریر کرتے ہوئے اسلام کی اس خوبی کو خاص طور پر سراہا کہ اسلام قبائلی امتیازات سے بالا رہنے کی تلقین کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ امن فضا سخت مکدر اور ابتر ہو رہی تھی۔ اور میرے خیال میں یہی موجودہ دنیا کی تمام ثقافتی اور تمدنی مشکلات کا حل ہے۔

داور کے تپ دق کے ہسپتال کیلئے صوبہ سرحد کے منصوبے

پشاور ۲۶ جولائی۔ اگر سرحد کی صوبائی حکومت کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا جا سکا تو داور کے تپ دق کے ہسپتال میں اتنی توسیع کی جائے گی کہ وہ پاکستان کے بہترین ہسپتالوں میں ہو گا صوبائی حکومت دو وارڈ کا اضافہ کرنے والی ہے اور معلوم ہوا ہے کہ بہاولپور کی حکومت نے سینی ٹوریم میں اپنا وارڈ بنانے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ ان دو وارڈوں پر صوبہ سرحد کا کم از کم [illegible] روپیہ صرف ہو گا۔ تو اس مصرف کے لئے علیحدہ کیا جا چکا ہے۔

صوبہ سرحد کی حکومت دو اے کلاس کاٹیج تعمیر کرنے کے متعلق بھی غور کر رہی ہے۔ ان اضافوں سے ہسپتال میں [illegible] مزید بیڈس کی گنجائش ہو جائے گی۔ (اسٹار)

ان اشیاء کیلئے برآمدی لائسنس ضروری نہیں ہیں

کراچی ۲۲ جولائی۔ حکومت پاکستان نے پاکستان میں مقیم یا پاکستان میں کاروباری مقام رکھنے والے کسی شخص یا فرم کو ہندوستان میں بلا ایکسپورٹ حسب ذیل اشیاء برآمد کرنے کی عام اجازت دیدی ہے۔ بانس۔ ابریشم۔ جڑی بوٹیاں۔ خام ادویات دیسی ادویات۔ کوہستانی نمک

لوکل باڈیز کے اکاؤنٹنٹوں کا امتحان

لاہور ۲۶ جولائی۔ لوکل باڈیز کے اکاؤنٹنٹوں کا اگلا امتحان ۲۵ ستمبر سے ۳۰ ستمبر تک جاری رہیگا اس امتحان میں صرف وہ ملازم شرکت کر سکیں گے جو متعلقہ قواعد سے منسلکہ گوشوارہ د میں مندرج قابلیت کے مالک ہوں گے۔ البتہ لوکل گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ پنجاب لاہور کے ڈپلومہ ہولڈر اس امتحان میں بیٹھ سکیں گے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کیلئے دعائیں اور صدقات

میانوالی خانوالی۔ مورخہ ۲۱/۷ کو بعد نماز جمعہ لمبی اجتماعی دعا کی گئی اور ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کر کے گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ ماسٹر محمد شفیع سیکرٹری میانوالی

قصور:۔ جماعت احمدیہ قصور نے آج ۲۱/۷ بعد نماز جمعہ اجتماعی دعا کی اور حضور کی صحت اور درازی عمر کے لئے دو دنبے بطور صدقہ ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کئے گئے۔ قریشی نور احمد سیکرٹری تبلیغ ضلع لاہور

لجنہ اماء اللہ بدوملہی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین کی علالت پڑھ کر لجنہ اماء اللہ نے مبلغ بارہ روپے کی جمع کر کے آپ برائے صدقہ مرکز میں بھجوائی اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ حضور انور کو صحت کاملہ و عاجلہ بخشے۔ صدر لجنہ اماء اللہ بدوملہی